نور افشان

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی — قیمت سالیانہ مع محصول ...

نمبر ۲۳ جلد ۳ — لودیانہ ۱۰ جون ۱۸۷۵ع — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار کا جالندہر آنا بروں کی صحبت میں بیٹھنا اور بالکل ابتر ہو جانا

جب میاں غریبو اپنے بیٹے کو تعلیم کی خاطر اُس کی ماں وغیرہ رشتہ داروں سے علحدہ کر گانوں سے نکل اپنے ساتھ جالندہر لے پہنچا تو آتے ہی سید حامشن اسکول میں آیا اسکول کی ترکیب وقت کا لحاظ طالبعلموں کی نشست و برخاست اُنکی جماعت بندی معلموں کی کوشش اور تعلیم کا ڈہنگ دیکھ کر دنگ رہگیا نئی عقل پیدا کرنے کے واسطے لڑکوں کو نئی نئی کتابیں پڑہائی جاتی ہیں نئی نئی زبانیں سکھائی جاتی ہیں کسی کمرے میں فارسی کا چرچا ہو رہا ہی کہیں اُردو کی بول چال ہو کسی جگہ سنسکرت کے اشلوک ہو رہے ہیں اور کہیں انگریزی کی قیل و قال ہے کہیں کتاب مقدس کے احکاموں کا بیان ہو اور کہیں مختلف مذاہب کا بحث و تکرار ہے کہیں دیوار کے ساتھ ملکوں کے نقشے لٹکائے ہوئے لڑکے جغرافیہ کی مشق کر رہے ہیں اور کہیں کرہ ارض پر مختلف مقاموں کی دوری اور اوقات شناخت ہو رہے ہیں کسی جگہ پتھر کی تختیوں پر ہندسہ اور حساب کی بحث ہو رہی ہو اور کہیں قد آدم برابر تختوں پر اقلیدس کی شکلیں نکل رہی ہیں غرض تعلیم کا طریق دیکھ اُسکی آنکھیں کھل گئیں مگر کہیکا صرف یہ رہا کہ پردیس میں جہاں کوئی جان پہچان نہیں بختیار کے کھانے پینے اور آرام کا ٹھکانا کہاں بنایا جاوے آخر سوچتے سوچتے ایک پرانی واقفی یاد آگئی کہ کسی زمانہ کا دوست اُسکا ہم قوم جالندہر میں دوکانداری کرتا تھا تو کلت علی اللہ پوچھتے پوچھاتے اُس کی دوکان پر بیٹھے کو لیگیا سلام علیک اور مزاج پرسی کے بعد سب حال بیان کیا دوکاندار نے دیکھا کہ سب طرح کے خرچکا تو باپ ذمہ وار ہے محض لڑکے کو اپنے گھر میں جگہ دینے سے مفت کا احسان ہاتھ آتا ہی جھٹ پٹ خوش ہوکر منظور کر لیا باپ نے دو ایک جوڑے موٹے سوٹے کپڑوں کے جو گھر

بنوا کر ساتھ لایا تھا اور ایک دو مہینوں کے خرچ کا آمادہ جمع کر دیا پڑھنے لکھنے کی ضروری ضروری چیزیں بہم پہنچا کر آخر پردیس میں ہوشیاری سے رہنے اخلاق اچھے رکھنے مدرسہ میں عین وقت پر حاضر ہونے اور تعلیم میں دہیان لگانے کے باب میں بہت سی نصیحتیں کر اور بیٹے کو خدا کے حوالے چھوڑ آپ رخصت ہوا۔ اب بختیار چونکہ نیا نیا آیا تھا کسی کا جان پہچان نہ تھا اس واسطے برابر مدرسہ میں آتا اور ادہر اودہر کبھی دہیان نہیں کرتا تھا اگرچہ کسی بڑی جماعت میں شامل نہ تھا تاہم اوسط درجہ کی لیاقت تو رکھتا تھا لکہتا پڑہتا بھی اچھا تہا اور ہر ایک بات کو بہت اچھا سمجھتا تہا مروجہ علوم کے ساتھ اسکول میں مذہبی تعلیم بھی ہوتی تھی ہر طالب کو انجیل کی خوشخبری سنائی جاتی تھی یہہ دکھلایا جاتا تہا کہ انسان گنہگار ہے اور مسیح پر ایمان لائے بغیر اُسکی نجات محال ہے بھولا بھٹکا انسان اکثر اودہر اودہر حیران پھرتا ہے مگر طریق انجیل کے بغیر حیات ابدی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب یہہ نئی قسم کی باتیں بختیار کے کان میں پہنچیں وہ بھچکا سا رہ گیا ہکا بکا اوستاد کے مُنہہ کیطرف تاکتا اور حیران تہا کہ یہہ کیا کہتا ہے وہ تو سمجھے ہوئے تہا کہ مذہب اسلام سے بڑھکر دنیا میں اور کوئی مذہب نہیں کلمہ گویوں کے سوائے اور کسی کو بہشت میں دخل نہیں محمد صاحب خاتم النبیین ہیں اور وہی شفیع المذنبین ہیں مگر یہاں تو کچھ اور ہی گُل کھلتا ہے بندے کا شفیع بندہ نہیں ہو سکتا سوتے ہوئے کو سویا ہوا کبھی نہیں جگا سکتا عدل اور رحم دو نو متناقض اوصاف ہیں صرف مسیح کے خون نے اُن کو صاف پورا کیا ہے پس کفارہ پر ایمان لائے بغیر کوئی گنہگار بچ نہیں سکتا۔ بختیار اکثر ان باتوں کو سوچتا رہتا مگر یہہ معاملہ تھوڑے دن تک ہی رہا کیونکہ جب کچھہ کچھہ واقفیت ہو گئی

اور اپنے ہمعصروں کے ساتھ اودہر اودہر کا ٹہلنا شروع ہوا اچھی اچھی عمارتیں نظر پڑیں نئے نئے قسم کے آدمیوں سے گفتگو ہوئی تحفہ تحفہ چیزیں دیکھنے میں آئیں بستیات کے باغات اور شہر کے نواح کی سیر دیکھی تو دماغ میں کچھہ اور ہی ہوا بھر گئی وہ پہلا خیال بالکل بدل گیا پڑھنے لکھنے سے جی اُکتا گیا کہیں مرغ لڑتے دیکھے اور وہاں ہی ٹھہر گیا کہیں کبوتر بازوں کے ساتھ آسمان کو ہی تاکتا رہا کہیں بلبلوں کی لڑائی میں دن گذار دیا اور کہیں مینڈوں کو بھڑتے دیکھتا رہ گیا کبھی پتنگ بازی کے مزے دیکھتا اور کبھی بٹیر بازی کے جوش و خروش میں مشغول ہو جاتا غرض اُس کو سیر و تماشے کے سوائے اور کچھہ بھی اچھا نہیں لگتا تھا اور عیاشوں کی رنگ رلیاں دیکھے بغیر رہا نہیں جاتا تھا۔ نئی عملداری کے سبب شہر میں اکثر نئے نئے لوگ اُترے ہوئے تھے جگہ جگہ ناچ کی محفلیں اور ہنسی خوشی کے تماشے تھے عملہ کے لوگ اکثر وہ تھے جو اپنے وطن سے بے قدری کی حالت یا بدچلنی کے سبب مقروض اور مفلوک ہو کر یہاں پر آ بھرتی ہوئے تھے پنجابیوں کی سادگی کے باعث رعایا کو لوٹتے اور مال مفت کو دلکی بیرحمی کے ساتھہ اُڑاتے تھے۔ ہر ایک کے یہاں پر تکلف مکان ٹیپ ٹاپ کے فرش سے سجے ہوئے گاؤ تکیئے لگے اور سامنے پیچوان دہرے ہوئے اگر ناظر کے یہاں ناچ ہے تو کوتوال کے شراب اُڑ رہی ہے پیشکار تاش کے پتے اولٹ رہا ہے تو محرر گنجفے میں مشغول ہے ایک کے یہاں افیون کی گولیاں بنتی ہیں تو دوسرے کے یہاں بھنگیں چھنتی ہیں ایسے ایسے شغلوں کا مزہ جو پڑ گیا تو بختیار نہیں لوگوں کے مکانوں کے گرد پروانہ بنا رہتا پھر تو ان نئے اوباشوں کی طرز و اطوار رہت بہت

لباس و پوشاک رفتار و گفتار غرض سب چیز کی تقلید کا شوق پیدا ہوا باپ بیچارہ تعلیم کے واسطے جو خرچ بھیجتا اُسکو جمع کر ایک بالا بر کا انگرکھا گرارے دار پاجامہ گوٹے دار ٹوپی اور کنارہ دار رومال بنوا لیا اور ایک آدہ پان سے ہونٹھ لال کرکے چھڑی اور رومال ہاتھہ میں بازار میں شوں شاں کرتا پھرتا گفتگو بھی اب ہندوستانی ہو گئی اور ہندوستانیوں کی سی گپ شپ جا بجا اُڑنے لگی ”دو ہمارے ابا جیکے لاکھوں باغ تھے“ ”باوا جیکے ہزاروں جہاز تھے“ ”ماموں جیکے سر پر سو سو روپیہ کا جوتا ٹوٹا“ وغیرہ وغیرہ اس پر بھی قناعت نہ کرکے چھاونی میں گھومنا شروع کر دیا چھاونی اُن دنوں نئی نئی آباد تھی اور فوج بھی یہاں وہ رہتی تھی جسنے ستلج کی چاروں لڑائیوں میں سکھوں کو شکست دے اُنکا تختہ تخت نکال تازہ فتح حاصل کی تھی یہہ مغرور فتحیاب سپاہی جنکے دماغ آسمان پر پہنچے ہوئے تھے پنجابیوں کو اپنی نظر میں چیونٹی برابر بھی نہیں سمجھتے تھے اکثر مُنہہ سے لام کاف نکالتے اور اُن کو اپنے ڈیروں میں گھسنے نہیں دیتے تھے مگر بختیار کو تو ہندوستانیوں کی چاٹ آگے ہی لگ چکی تھی بیدہڑک اُنکے مکانوں پر چلا جاتا پنجابیوں کی مذمت اور ہندوستانیوں کی تعریف شروع کر دیتا تھا ایسے ایسے ذریعوں سے ملاقاتیں پیدا کرکے اُنکے سخت سخت عیبوں میں شامل ہو جاتا شراب خوری کی سب منزلیں طے کیں چرس کے دم بھنگ کے طرے گانجے کی پھنکیاں اور مدک کی چھیٹیں خوب اُڑائے رنڈوں اور عورتوں کا ناچ دیکھنا فرض سمجھہ لیا اور قماربازی کو ذریعہ معاش و معاد بنا لیا اور لوگ تو پانچوں عیب شرعی ہوتے ہونگے پر یہہ ششش عیب تھا مگر گرہ میں ایک پیسہ بھی نہ تھا ظاہر کرو فر اور

مکر و فریب سے تھوڑے روز کام نکالا اور ادہر اُدہر سے لے دیکر عیش پورا کیا آخر جب قرضخواہوں کی تانگ شروع ہوئی اور نادار پکے عذرات کی کچھ پیش نگئی تو پیچھے سے دم دبا ماں باپ کے گھر کا رستہ لیا۔ ماں باپ کو اُس کی بدچلنی کی خبر تو کبھی کبھی لگ رہتی تھی مگر یقین نہیں آتا تھا اور فرزندی کا پچ کب تسلیم کرنے دیتا تھا۔ البتہ اب جو اُسکی چال ڈھال خود آنکھوں دیکھ لی وضع قطع کچھ اور کی اور نظر آئی رفتار و گفتار نرالی چتون ترچھی چال مستانی پھونک پھونک کر قدم رکھنا اور قدم قدم پر اپنی پرچھائیں دیکھنی کانوں کی ہر ایک چیز کو ناپسند کرنا اپنے بیگانوں کو حقیر سمجھنا معلوم ہوگیا باپ کو یقین ہوا کہ بیشک پردیس میں بے قید رہنے سے اُسکے چال چلن کو یہہ دہبہ لگا ہے بیلے چاہا کہ ایسے ناخلف کو گھر بار سے جواب دے دیا جاوے مگر آخر بیٹا تھا ناخن سے ماس ہٹا یا نہیں جاتا لاچار بُرا بھلا جیسا تھا گھر میں رکھ لیا مگر شیخ نامدار اُس کے چچا نے اُس کی نالایق باتیں دیکھ سن کر صاف کہہ دیا کہ میرے گھر سے تمہیں کچھ واسطہ نہیں مجھ سے آستین کا سانپ پالا نہیں جاتا البتہ جب اپنا آپ درست کر آدمی بن لیگا تو میرا گھر خود تمہارا گھر ہو ✣ باقی آیندہ

دیسی ریاستوں میں پولیٹیکل اجنٹ کی ضرورت

جب سے مقدمہ زہر خورانی مہاراجہ بڑودہ کا شروع ہوا تھا تب سے ہمارے اکثر ہمعصر اس بات پر اڑے ہوئے ہیں کہ دیسی ریاستوں میں پولیٹیکل ایجنٹوں و رسیڈنٹوں کا تقرر بیجا ہے اور جہاں تک ہو سکا یہہ دکھایا کہ رئیسوں کو شتر بے مہار کی طرح چھوڑ دیا جاوے چاہے سیاہ کریں چاہے سفید اور گورنمنٹ کے حق میں سخت کلامی سے بھی نہ ٹلے۔ اسیطرح بعض انگریزی و بنگالی اخبارات نے ہٹ دہرمی پر کمر باندھی ہو ایک سومپرکاش اخبار کلکتہ کا تو نہایت ہی خوش ہوتا ہو اور کہتا ہو کہ خوب ہوا جو مہاراجہ صاحب نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیدیا اب سرکار مہاراجہ صاحب سے کچھ قصاص نلے کیونکہ اجنٹ جو مقرر ہوتا ہو رئیس کو بہت دق کرتا ہو غرضکہ اکثروں کی رائے ہو کہ ریاست میں اجنٹ مقرر نہ ہوا کریں اور دلیل پوچھو تو جواب میں کچھ نہیں کہتے ہیں اور اِس بارے میں جو مضمون لکھتے ہیں لکھتے لکھتے تو صفحہ سیاہ کر دیں اور رائے اور دلیل کیواسطے ہفتہ آیندہ کا اقرار کہ انشا اللہ ہفتہ آیندہ میں مفصل لکھا جاویگا یا کہ اس بارہ میں ہم پھر کچھ بتلاوینگے۔ جیسا کہ مداری کا تماشا کہ دیکھا دوسرا کہتا ہو نہیں مداری کہتا ہو کہ بچہ ابکے دیکھاوینگے۔ جھولے میں ہاتھ ڈالا تو کچھ بھی نہیں پھر کہہ دیا کہ دیکھا۔ کچھ ہو تو دکھاوے یہی حال بعض ہمارے ہم عصروں کا ہو کہ وعدہ ہی پر ٹرخاتے ہیں ✣

اگرچہ ہمارے ہم عصر ہم سے خفا ہونگے کہ ہماری رائے کے برخلاف چلتے ہیں مگر کیا کریں جب ہمارے دیسی رئیس اس لایق نہوں کہ سوائے عیش و آرام کے رعایا کی خبرگیری کو کام چوکیدار کا سمجھیں اور یہہ بھی خبر نہ رکھیں کہ صبح کب ہوتی ہو اور شام کب۔ اہلکار اپنی مرضی و نفس پروری کے واسطے جسطرح چاہیں رعایا پر ظلم روا رکھیں بھلا ہم کب متفق ہو سکتے ہیں کہ دیسی ریاستوں میں پولیٹیکل اجنٹ مقرر نہوں۔ اعلی ادنی سب کوئی جانتا ہو کہ بلا مستعد و منتظم کے انتظام ریاست کیسا مشکل امر ہو پھر اس مشکل کام کے واسطے ہمارے دیسی رئیس کب تندہی سے کام ریاست کا کر سکتے ہیں علاوہ اِسکے اکثر رئیس بیچارے اُن میں محض جاہل ہیں جسطرح اُنکے وزیر صاحب یا میر منشی صاحب و یا مدار المہام صاحب سمجھا دیں تو وہاں سوائے اسکے کہ دہاں سرکار کہیں کیا خوش ہو اور کچھ نہیں جانتے بھلا جب ایسے رئیسوں کے ایسے مدار المہام جو تنخواہ بھی معقول پا دیں اور جو دل چاہے سو اُڑا دیں پھر پولیٹیکل اجنٹ جو خیر خواہ سرکار و ریاست کا ہوتا ہو اور ہر وقت آسودگی رعایا در ریس میں مصروف رہتا ہو اور آیندہ کے واسطے ترقی کی صورتیں نکالتا ہو اُسکا تقرر ہونا کیوں غیر واجب سمجھا جاتا ہو۔ یاد رکھو کہ جس مدرسہ میں اوستاد نہیں ہوتا ہو وہاں کے طالب علم ہمیشہ خراب رہا کرتے ہیں۔ اور یہہ تو ہر کوئی اچھی طرح جانتا ہو کہ جب مکتب سے میاںجی ذرہ بھی باہر جاتا ہو تو دیکھو طالبعلم کیا کرتے ہیں اور جب دو چار روز کے واسطے کہیں کو چلا گیا پھر تو لڑکوں کی عید ہی آجاتی ہو اور نہایت ہی خوش ہوتے ہیں۔ مگر یہہ نہیں جانتے کہ اُنکی عدم حاضری میں ہمارا کیا کچھ نقصان ہو رہا ہو اگر یہہ جانیں تو خوش کیوں ہوں ✣

ناخوشی و رنجیدگی کا باعث تقرری پولیٹیکل اجنٹ میں رئیسوں کو اِس درجہ پر جیسی کہ طالبعلم کو اوستاد سے حالانکہ اوستاد اُسکو آدمیت و علمیت سکھاتا ہو اور اُسکے فایدہ کے واسطے کوشش کرتا ہو برخلاف اِسکے طالبعلم جو بے سمجھ ہوتا ہو یہی دعا مانگتا ہو کہ خدا کرے اوستاد مر جاوے ہم مکتب کے جانے سے بچیں خواہ ہم کیسے ہی رہیں پڑھنا آوے یا نہ۔ اگر یہہ دعا لڑکوں کی قبول ہو تو ملک بھر میں کوئی اوستاد نہ رہے۔ ماں باپ اپنے لڑکے کو چاہے وہ کیسا ہی رنجیدہ ہو اوستاد کے یہاں بھیجتے ہی ہیں کیونکہ وے جانتے ہیں کہ اگر ہمارا لڑکا بے علم رہ گیا تو اچھا نہیں ہو اسی قاعدہ کے موافق

ہماری گورنمنٹ رئیسوں کو چاہتی ہو کہ انکی ریاست خراب نہ ہو جاوے پولٹیکل اجنٹ مقرر ہوں مگر یہہ رئیس مثال مذکورہ کے موافق رنجیدہ ہی نظر آتے ہیں +

جہاں جہاں پولٹیکل اجنٹ مقرر ہیں دیکھو وہاں کا ملک کیسا سرسبز و رعایا امن میں ہو اور وہاں کی رعایا خدا سے یہی دعا مانگتی ہو کہ خدا ہمیشہ کو سرکار انگلشیہ کا معتبر آدمی ہمارے اوپر فرماں روا رہی تاکہ ظلموں سے بچے رہیں۔ چنانچہ ریاست بہاولپور کا حال دیکھ لو کہ تھوڑے عرصہ میں کیا صورت ہو گئی اور وہاں کی رعایا کس درجہ خوشی کے شادیانے بجاتی ہو۔ اسیطرح علاقہ راجستان کا حال دیکھنا چاہئے کہ کس درجہ پر اُس ملک نے پولٹیکل اجنٹوں کے طفیل ترقی پائی ہو۔ ہم دور دور کیوں دکھاویں ذرہ ایک چھوٹی سی ریاست کو جو ہمارے نزدیک ہو اور اُسمیں صرف سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوا ہو کیا کچھ رونق ہوتی چلی جاتی ہو یعنی ریاست کپورتھلہ کو دیکھو کہ کس طرح جناب مسٹر لیپل گریفن صاحب سپرنٹنڈنٹ ریاست کے کام میں مصروف ہیں اور عمدہ عمدہ انتظام واسطے ریاست کے کرتے ہیں۔ چنانچہ جس قدر فالتو اسباب تھا یعنی بگھی پالکی اُسکے نیلام کرانے کی تجویز و پیشی ملازمان کی فہرست پیش ہونے کا حکم دیا۔ جیتنے جو فضول تھے وے نکلوائے جاتے ہیں غرضکہ جملہ فضولیات دور کرنیکی تجویز ہو رہی ہو +

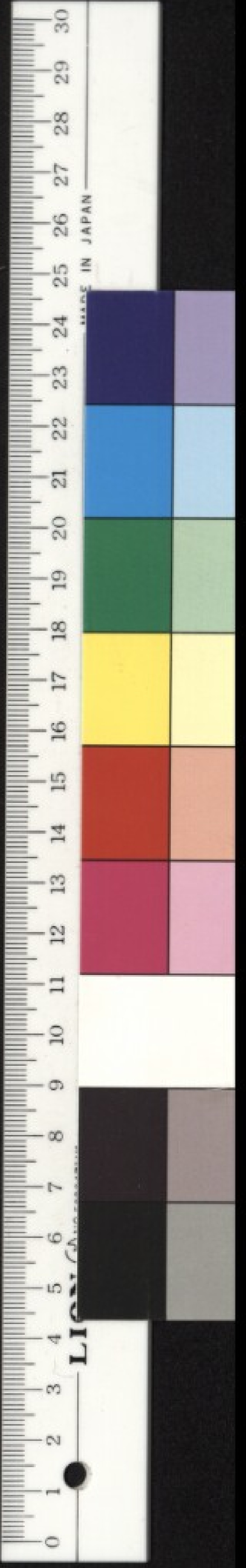
اب دیکھنا چاہئے کہ اگر اُنکے مدار المہام صاحب خوش تدبیر ہوتے تو صاحب سپرنٹنڈنٹ ان فضولیات کو کیوں دور کرتے اور کیوں فضول خرچی کا نام لیتے +

پس یہی حال اور چھوٹی بڑی ریاستوں کا ہو جہاں جہاں رسیڈنٹ یا پولٹیکل اجنٹ مقرر ہیں وہاں کی تو رعایا خوش و خورم و امن امان میں ہو اور جہاں پولٹیکل اجنٹ مقرر نہیں وہاں کی رعایا کا کچھ ٹھکانا نہیں ہو پس ہماری رائے میں جہاں تک ممکن ہو سکے سرکار ضرور چھوٹی بڑی ریاستوں میں سپرنٹنڈنٹ یا پولٹیکل اجنٹ یا رسیڈنٹ غرضکہ جیسا موقع دیکھا جاوے ویسا کیا جاوے تاکہ غریب رعایا سرکار کی جان و مال کو دعا دیتی رہے فقط۔ عبد اللطیف

مراسلات

مولوی سید احمد علی دہلوی کا وعظ

مولوی سید احمد علی صاحب کا وعظ مطبوعہ ۲۵ - مارچ اور ۲۵ اپریل درباب تفسیر اس آیت کے واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقا لما بین یدی من التورات ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد فلما جاءهم بالبینات قالوا هذا سحر مبین مطالعہ ہوا اور دیکھنے میں آیا اُس وعظ میں مولوی صاحب ثابت کرتے ہیں قرآن کی اس آیت سے کہ محمد صاحب کے حق میں بشارت نام و نشان سے انجیل میں بھی دی گئی ہو انکی وعظ کا خاص مضمون تو یہی ہو لیکن پیشتر اسکے مدلل کرنیکی ان تین باتوں کا تذکرہ ہوا پہلے مسیح نے فرمایا کہ میں رسول ہوں اللہ کا طرف تمہاری اور نہیں فرمایا کہ میں بیٹا ہوں اللہ کا طرف تمہاری مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ یہہ بات انجیل سے بھی ثابت ہو اور میرا دعوی یہہ ہو کہ اس امر میں مولوی صاحب نے یا تو اپنے سامعین کو دہوکھا دیا یا بسبب کم واقفیت انجیل کے خود ہی دہوکھا کھایا کیونکہ یہہ امر انجیل سے ثابت نہیں ہو سکتا اُنہوں نے اپنی کلام کے تصدیق میں ان آیات کو پیش کیا مرقس کا ۶ باب ۲ ورس جب سبت کا دن ہوا وہ عبادت گاہ میں وعظ کرنے لگا اور بہتیرے سُنکے تعجب کرکے کہنے لگے کہ یہہ قدرتیں اُسنے کہاں سے پائیں پھر ورس چہارم میں یسوع نے اُن سے کہا نبی بے عزت نہیں ہو مگر اپنے ملک میں اور اپنے گھر میں پھر انجیل متی کے ۲۱ باب کے ورس ۱۰ و ۱۱ میں ہو جب یروشلم میں آیا تو سارے شہر میں غل پڑا اور لوگوں نے کہا یہہ کون شخص ہو تب جماعتوں نے کہا یہہ ناصرہ جلیل کا یسوع نبی ہو پھر اسی باب کے ۴۶ ورس میں ہو تب اُنہوں نے چاہا کہ اُسے پکڑ لیں پر وے لوگوں سے ڈرے کیونکہ وے اُسے نبی جانتے تھے پھر نامہ عبرانیوں کے تیسرے باب کے اول ورس میں اے پاک بھائیو جو آسمانی بلاہٹ کے شریک ہو اُس رسول اور سردار کاہن پر جسکا ہم اقرار کرتے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کے دعوی کا پہلا جملہ (کہ مسیح فرماتا ہو کہ میں نبی ہوں اللہ کا طرف تمہاری) فی الجملہ ثابت ہوا اور ایراد امثلہ دیگر یعنی متی کے ۲۱ باب کے ۱۰ و ۱۱ و ۴۶ ورس بالکل بیجا اور بیحاصل ہو کیونکہ اُن سے اسیقدر مستنبط ہو کہ لوگ یا کہ جماعت مسیح کو نبی جانتے تھے نہ کہ اُس نے خود فرمایا کہ مطابق ہو اتی رسول الله الیکم کے رہے ورس چہارم ۶ باب مرقس کے اور نامہ عبرانیوں کے تیسرے باب کا پہلا ورس ان سے بلا شبہ اتنی بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہو کہ مسیح نبی اور رسول تھے مگر نہ صرف نبی اور رسول اور اس سے ہمکو انکار نہیں بلکہ ہم سب عیسائی مقر اور معترف ہیں کہ خداوند یسوع مسیح نبی اور رسول تھے مولوی صاحب نے اپنے دعوی کے دوسرے حصہ کے ثبوت میں (یعنی میں خدا کا بیٹا نہیں ہوں) کوئی دلیل انجیل ایراد نہیں فرمائی اور نہ اشارہ اُسکا کچھ مذکور ہوا بے دلیل کسطرح مان لیا جاوے کہ اُنکا دعوی سچا ہو برخلاف اسکے انجیل پکارے کہہ رہی ہو کہ مسیح نے ابن اللہ ہونے کا اقرار کیا صدہا آیات جن میں مسیح ابن اللہ کہلایا انجیل



سے مل سکتی ہیں انہیں سے میں دو تین بطریق نمونہ ناظرین کی تسلی کو درج تحریر کئے دیتا ہوں متی کے ۱۶ باب کے ۱۳ ورس سے ۱۷ تک دیکھو ۱۶ اور ۱۷ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے یسوع نے جواب میں اُسے کہا اے شمعون باریونا مبارک تو کیونکہ جسم اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو کہ آسمان پر ہے تجھ پر یہہ (بھید) ظاہر کیا ۔ یہاں خداوند یسوع مسیح نے ابن اللہ ہونے کا نہ صرف اقرار کیا بلکہ یہہ فرمایا کہ اس بھید کی تعلیم پطرس کو خدا کی طرف سے ہوئی لوقا کی انجیل ۲۲ باب کا ۷۰ ورس تب سبھوں نے کہا پس کیا تو خدا کا بیٹا ہے ۔ اُس نے (یعنی مسیح نے) اُن سے کہا جو تم کہتے ہو وہی میں ہوں یوحنا کی تمام انجیل اس مقولہ سے مالا مال اور مشحون ہے جو چاہے سو دیکھ لیوے ۔ مثلاً دسواں باب ۳۶ ورس مسیح یہودیوں کو فرماتے ہیں تم اُسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں اور وہی نامہ عبرانیاں جسکے تیسرے باب میں لکھا ہے اُس رسول اور سردار کاہن پر غور کرو یوں شروع ہوتا ہے خدا جس نے اگلے زمانہ میں نبیوں کے وسیلہ باپ دادوں سے بار بار اور طرح طرح کلام کیا اس آخری دنوں میں ہم سے بیٹے کے وسیلہ بولا یہاں پولس رسول نے اُنکو خدا کا بیٹا بتایا بلکہ تمام باب کی بنیاد اسی مقولہ پر رکھی ہوئی ہے حقیقت یہہ ہے کہ مسیح انجیل میں ابن اللہ اور رسول جابجا کہلایا ابن اللہ نے تو کثرت سے اطلاق پایا اور رسول نے بطریق شذ و ذ عیسائی مذہب کے آدمی مسیح کو خدا کی طرف سے رسول جانتے ہیں اور ابن اللہ بھی سمجھتے ہیں انجیل میں ایسا مذکور نہیں ہوا کہ مسیح صرف رسول ہے مولوی صاحب انکار کرتے ہیں کہ کسی انسان میں الوہیت کی صفت موجود نہیں ہو سکتی اسکا کچھ تعجب نہیں کیونکہ وہ خود مسلمان

ہیں اور مسلمانوں کی تعلیم اول سے یہی ہے لیکن ہمنے خدا کی کلام سے دوسرے اور بہتر قسم کی تعلیم پائی وہ یہہ ہے بالاتفاق دینداری کا یہہ بھید بڑا ہے یعنے خدا جسم میں ظاہر کیا گیا پس ثابت ہوا کہ مولوی صاحب کے دعویٰ کا دوسرا حصہ بالکل باطل اور راستی سے عاطل ہے مسئلہ دوسرے کا یہہ مطلب ہے کہ مسیح رسالت بنی اسرائیل کے واسطے مخصوص تھی اور جبکہ بنی اسرائیل نے اُنکا اقرار نہ کیا تب اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ تمام دنیا میں جاکے سب قوموں کو شاگرد کرو اور اُنکو باپ بیٹے روح القدس کے نام سے بپتسما دو اسکے تصدیق میں مولوی صاحب نے دو مقام انجیل کے شہادت میں پیش کئے اول متی کا ۱۰ باب ۵ و ۶ ورس دوسرا متی کے ۱۵ باب کے ۲۱ ورس سے ۲۸ تک اول سے تو مولوی صاحب کے مطلب کا ثبوت نہیں کیونکہ اُنکو یہہ فرمایا کہ تم سامریوں کے گھر میں نجاؤ بلکہ پہلے بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیوں کے پاس جاؤ اور نہیں فرمایا کہ میری رسالت بنی اسرائیل کے ساتھ مخصوص ہے بلکہ اس سے یہہ ثابت ہے کہ وے غیر قوموں اور سامریوں کے درمیان منادی کرینگے لیکن یہودیوں کے درمیان پہلے کرینگے مولوی صاحب کو مناسب تھا کہ واسطے تائید اپنے مطلب کے لفظ پہلے کو اُٹھا کر لفظ خصوصاً اُسکی جگہہ میں رکھہ دیں مقام دوم مسیح کی گفتگو جو کنعانی عورت سے ہوئی اسکا بیان نہ صرف متی کی انجیل میں ہے بلکہ مرقس کی انجیل میں بھی موجود ہے دیکھ لو ۷ باب کے ۲۴ ورس سے ۳۰ تک ان دونوں بیانوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح نے کنعانی عورت کو کہا میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑیوں کے سوا اور کسی پاس نہیں بھیجا گیا پہلے فرزندوں کو سیر ہونے دے کیونکہ فرزندوں کی روٹی لیکے کتوں کے آگے ڈالنا لائق نہیں

اس سے مولویصاحب کا مقولہ فی الجملہ ثابت ہوا اور اس سے کوئی عیسائی کبھی انکاری نہیں ہو سکتا انجیل کی تعلیم اور ہمارا عقیدہ اس مسئلہ کی نسبت یہہ ہے کہ قوم اسرائیلی خدا کی برگزیدہ قوم تھی خدا نے اُن پر طرح طرح کی برکتیں اور روحانی نعمتیں نازل کیں جو اور کسی قوم کو عطا نہ فرمائیں اُنہیں کے بیچ میں خدا نے اپنے پیغمبروں کو پیدا اور مبعوث کیا اور اپنی کلام بخشی اور اپنی عبادات قایم اور جاری رکھی اور وقت کے پورا ہونے پر نجات دہندہ یسوع مسیح کو بھیجا اُنکو بھی قوم اسرائیلی میں پیدا کیا اور وہ اپنی تعلیم اور نصیحت اور معجزے اُنہیں کے درمیان کرتا رہا کبھی کبھی اُسنے اپنی مہربانی غیر قوموں پر بھی ظاہر کی لیکن وہ کار اُنکا قاعدہ عام و دوام سے مستثنیٰ تھا مثلاً اُسنے کنعانی عورت کی دختر کو تندرست کیا اور رومی صوبہ دار کے نوکر کو شفا بخشی اور سامریوں کے درمیان ایک موقع پر تعلیم فرمائی مسیح کے حین حیات خاص یہودیوں کے درمیان اُنکے اور اُنکے رسولوں کی تعلیم محدود رہی اسواسطے کہ وے برگزیدہ خدا تھے اور خدا کی مہربانی اُنکے حق میں علی الخصوص تھی لیکن ابتدا سے یہہ معلوم ہوا کہ خداوند یسوع مسیح کے ارادے میں تھا کہ ساری دنیا میں اُسکے دین کی تعلیم پھیلائی جاوے اسلئے مسیح نے اپنے شاگردوں کو فرمایا کہ تم دنیا کے نور ہو اور تم دنیا کے نمک ہو تم ساری قوموں کے درمیان میرے نام کے گواہ ہوگے بادشاہی کی خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی پھر لکھا ہے کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آوینگے اور ابراہام اور اسحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہی میں بیٹھینگے پر بادشاہی کے فرزند (یعنے یہودی) باہر کے اندھیرے میں ڈالے جاوینگے اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑخانہ

(یعنی یہودی جماعت کی نہیں) ضرور ہو کہ میں اُنہیں لے آؤں اور وے میری آواز سُنینگے اور ایک گلہ اور ایک گڈریہ ہوگا ۔ اسیطرح خداوند یسوع مسیح اپنی تمام زندگی میں اپنے شاگردوں سے کبھی صاف کلام سے اور کبھی اشارتاً کبھی تمثیل کے ذریعہ سے جتاتا رہا کہ انجیل کی بشارت کُل دنیا کے لئے ہو اور سب قومیں اُسکی برکت میں داخل اور شامل ہونگی اور آخر کو جب نجات کی شرایط پوری ہوئی یعنی مسیح جب اپنا بدن گناہوں کے کفارہ میں دے چُکا اور مردوں میں سے زندہ ہوا پیشتر عروج کے اپنے شاگردوں کو فرمایا کہ تم جاکر سب قوموں کو شاگرد کرو اور اُنکو باپ بیٹے روح القدس کے نام سے بپتسما دو یہہ دو حکم متی مرقس لوقا کی انجیل میں مصرح ہو نہ صرف مرقس میں جیسا کہ مولوی صاحب فرماتے ہیں عیسائی لوگ جو کہتے ہیں کہ انجیل کی بشارت کل دنیا کے لئے ہو تو وہ اسی حکم کے رو سے کہتے ہیں مولوی صاحب خود بھی اس حکم سے واقف ہونگے تو بھی چشم پوشی کر کے فرماتے ہیں کہ نبوت خاص بنی اسرائیل کے لئے تھی نہ کہ تمام جہان کے لوگوں کے لئے جیسا کہ عیسائی خیال کرتے ہیں اُنکی اپنی دلیل اُنکی تقریر کو باطل ٹھہراتی ہو عیسائی انکاری نہیں کہ مسیح کی تعلیم نصیحت معجزے حین حیات خاص یہود کے درمیان وقوع میں آتے رہے کیونکہ وہ خدا کی برگزیدہ قوم تھی اور خاص مہربانی اُنہیں کے حق میں نازل ہوئی لیکن وہ یہہ بھی مانتے ہیں کہ انجیل کی نعمت روئے زمین کی سب قوموں کے واسطے طیار ہوئی جیسا کلام مسیح سے اوپر ثابت ہوا یہہ عیسائیوں کا خیال نہیں عین فرمودہ مسیح ہو اور یہہ جو مولوی صاحب نے فرمایا کہ مسیح خاتم النبی نہیں عیسائیوں کی غلط فہمی ہو کیونکہ خاتم النبی ہونا اُنکا کتب جانبین سے ثابت نہیں

اسکی نسبت میری گذارش یہہ ہو کہ بیشک عیسائیوں کی کسی کتاب میں مسیح کو خاتم النبی نہیں کہا گیا اور نہ کبھی وہ خاتم النبیین تھے کیونکہ مسیح کے بعد اُنکے رسول نبوت کرتے رہے کل مکاشفات کی کتاب کتاب نبوت شمار کی جاتی ہو اور ہم اعمال میں پڑھتے ہیں کہ انطاکیہ کے کلیسیا میں بہت سے نبی تھے ایسا ہی نامہ پولوس سے جو قرنتیوں کی جانب سے ثابت ہو کہ اُنکی جماعت میں لوگ نبوت کرتے تھے ہم تو مسیح کو کبھی خاتم النبی نہیں کہتے نبوت مسیح کا خاص کام نہ تھا اُسکا خاص کام جس لئے وہ دنیا میں پیدا ہوا نجات دیتا تھا جیسا لکھا ہو کہ جب وقت پورا ہوا تب خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہو کے شریعت کے تابع ہوا تاکہ وہ اُنکو جو شریعت کے تابع ہیں مول لے اور ہم لیپالک ہونے کا درجہ پاویں بلکہ یوحنا رسول فرماتا ہو وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو پر فقط ہمارے ہی گناہوں کا نہیں بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا ہو جبرئیل فرشتہ نے یوسف کو فرمایا کہ تو اُسکا نام یسوع رکھیگا کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُنکے گناہوں سے بچاویگا ہمارا دعوی یہہ ہو کہ آسمان کے سایہ تلے آدمیوں کو اور کوئی نام نہیں دیا گیا جس سے وے نجات پا سکیں سوائے یسوع مسیح کے نام کے یعنی طریقہ نجات جو مندرج انجیل ہو وہ ہمیشہ کے واسطے ہو اُس میں تبدل و تغیر نہو گا اگر جو نبی اُسکے بعد آویں تو وے طریقہ جدید کے بانی نہونگے بلکہ اُسی تعلیم قدیم کو عمل میں لاوینگے اور اُسی کی تائید میں سرگرم رہینگے جیسا کہ رسل اور اول صدی کے انبیا سے ظہور میں آیا تفصیل بیان اسکا نسخ کی وعظ کے نظر ثانی میں مرقوم ہو مختصراً لکھا جاتا ہو کہ دیکھو بپتسمہ کا حکم اور عشاے ربانی کا جنکے حق میں یہہ لکھا ہو کہ یہہ دونوں رسمیں زمانہ کے تمام ہوتے تک

اور مسیح کے دوبارہ آنے تک قایم رہینگی عبرانیوں کے خط کے ۷ باب کے ۲۴ و ۲۸ ورس پر یہہ (یعنی مسیح اس لئے کہ ہمیشہ تک رہنے والا ہو ایسی کہانت کا مالک ہوا جو دوسرے تک نہیں پہنچتی شریعت کمزور آدمیوں کو سردار کاہن ٹھہراتی ہو پر قسم کا کلام جو شریعت کے بعد ہوا بیٹے کو جو ہمیشہ کے لئے کامل کیا گیا سردار کاہن ٹھہراتی ہو پس مولوی صاحب کا یہہ کہنا کہ مسیح کا خاتم النبیین ہونا عیسائیوں کی کتاب سے ثابت نہیں ہو بالکل غلط ہوا کیونکہ خاتم النبیین کلام تو نہیں استعمال اور اطلاق ہوا لیکن خاتم النبیین سے جو مولوی صاحب کی مراد ہو یعنے اُسکے بعد پیغمبر یا نبی نہیں پیدا ہوگا جو آگے اُسکی تعلیم میں تبدل تغیر روا رکھے یا نیا طریقہ نجات کا سکھلاوے یعنی صاحب کتاب ہو بخوبی انجیل سے ثابت ہو مفصل بیان نسخ کے مضمون پر جو مارچ مہینے میں اسی اخبار میں درج ہوا تھا دیکھ لیویں امر سیوم اس مطلب میں کہ قرآن مصدق ہو انجیل کا جسطرح انجیل مصدق ہو توریت کی اور اہل اسلام جب کتب ماضیہ کی نسبت نسخ کا لفظ زبان پر لائیں تو عیسائی بُرا مانیں کیوں نہ مانیں جبکہ مولوی صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ قرآن انجیل کا مصدق ہو یعنی سچا بتانے والا تو خود ہی وہ انصاف کریں اور مصنف بھی پولوس کا کلام نامہ عبرانیوں میں کہ توریت منسوخ ہوئی خلاف فرمودہ مسیح نہیں ہو کیونکہ فرمایا ہو کہ میں توریت اور نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ پورا کرنے آیا ہوں اسواسطے میں تم سے سچ کہتا ہوں جبتک کہ آسمان و زمین نیست نہوں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز منسوخ نہوگا جب تک سب پورا نہ ہووے اس سے بخوبی ثابت ہو کہ جب توریت کے احکام پورے ہونگے تب منسوخ





ہوجاویگے جو کوئی غور سے اُس خط کو پڑھے اور بانصاف سے مطالعہ کرے اُسے روشن ہوگا کہ پولوس کی مراد جہاں وہ یہہ کہتے ہیں کہ توریت منسوخ ہوئی صرف اُنہیں حصّوں سے ہو کہ مسیح کی موت سے پوری ہوئی یعنی وہ رسوم اور قربانیہا و احکام جو مسیح کے نشان تھے اور اُسکے کفارہ سے پورے ہوئے مشروحاً بیان اس مسئلہ کا چند روز ہوئے نسخ کی نظر ثانی میں اسی اخبار میں مطبوع ہوا +

اخبارات ملکی وولائتی

مسند نشینی بروڈوہ صاحب لارنس گزٹ بحوالہ اخبار پاؤنیر تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۷ مئی کو سیاجی مسند نشین ریاست بڑودہ ہوئے تمام شہر میں فوجیں تھیں۔ دو انگریزی دو توپیں اڑھائی سو ہندوستانی فوج کے آدمی ابتک موجود ہیں اور ہر طرح امن وامان ہو +

یکم جون کے دہلی گزٹ میں لکھا ہو کہ سمیان۔ سالم۔ یشونت راؤ۔ نرسو۔ بڑودہ سے ۲۸۔ مئی کی صبح کو روانہ ہوکر الہ آباد پہنچے۔ تینوں کے رہنے کے لئے تین مقام عدن۔ مولمین۔ رنگون۔ تجویز ہوئے ہیں کیونکہ اُن پر بھی جرم ثابت ہوگیا ہو زیادہ تحقیقات کی کچھ ضرورت نہیں ہو +

اب کہاں ہیں وے اخبار والے جو کہتے تھے کہ سرکار نے بدنیتی سے اس ریاست پر اپنا قبضہ کر لیا ہو۔ ہماری سرکار کی نیک نیتی اور رعایا پروری میں کچھ شک نہیں ہو +

رپورٹ فصلی جو رپورٹ فصل کے بارے میں چھپکر مشتہر ہوئی ہو اُس سے معلوم ہوا کہ مدراس میں بارش اچھی ہوئی ہو۔ ملابار میں مینھہ برسا۔ جانب جنوب ضلع مرہٹا علاقہ بمبی کے بارش ہوئی۔ میسور میں مینھہ اچھا برسا۔ بنگال اور آسام میں عام جگہہ بارش ہوئی اور بعض ضلعوں میں بھاری بارش ہوئی۔ اضلاع مغربی وشمالی۔ اودھ۔ پنجاب۔ راجپوتانہ سے رپورٹ آندھی اور جھنڈا باندی کی آئی۔ بنگال میں بارش سے چاول کی ترقی ہوئی۔ پنجاب میں فصل ربیع کٹ گئی پیداوار اچھی ہو +

کابل دہلی گزٹ کا ایک کارسپانڈنٹ تحریر کرتا ہو کہ ایک قافلہ کابلیوں کا ابھی پشاور میں آیا ہو اور بیان کرتا ہو کہ امیر کابل نے تمام سوداگروں کو حکم دیا ہو کہ وہ اپنا ریشم یا اور مال واسباب جو پشاور لیجا رہے ہیں فوراً لیکر کابل کو لوٹ جاویں کیونکہ شہر کمیں نہایت پرخطر ہو رہی ہیں۔ اور خاص کر جلال آباد سے پشاور تک تو بالکل بے آرامی ہو رہی ہو بعض سوداگروں نے چھہ چھہ ہزار روپیہ بطور جرمانہ نوروز خاں کو دیکر اپنا وہ مال جو پشاور کو جاتا تھا لیا ہو سنا جاتا ہو کہ نوروز خاں مجنی سے گنداب کو چلا گیا ہو اسواسطے باشندگان کابل کو نہایت تشویش ہو رہی ہو +

میلہ میں ہیضہ اخبار عام بحوالہ ریاض الاخبار تحریر کرتا ہو کہ بنارس میں جو لوگ نہانے کے واسطے آئے تھے اُن میں سے چار ہزار چھہ سو آدمی بعارضہ ہیضہ راہی ملک عدم ہوئے اور قریب پانسو کے ہنوز بیمار ہیں آمد ورفت مسافروں کی بالکل موقوف ہو +

ہمکو اس خبر میں شک ہو کیونکہ یہہ خبر نہ کسی انگریزی اخبار میں دیکھی ہو اور نہ دیسی اخبار میں اگر یہہ خبر سچ ہوتی تو صاحب شعلہ طور وصاحب لارنس گزٹ ضرور لکھتے کیونکہ ہر دو اخبار بہت جلد خبر لکھتے ہیں +

ہیضہ کی رپورٹ – ایک رپورٹ سرکار سے معلوم ہوا کہ ہیضہ ابتک اونا وہیں جاری ہو۔ سیتا پور – فیض آباد۔ بہرائچ۔ گونڈہ۔ سلطان پور میں کم ہوتا جاتا ہو ضلع بارہ بنکی سے بالکل موقوف ہوگیا۔ لکھنئو میں عموماً تندرستی کی حالت اچھی ہو۔ ہر دوئی میں بارش ہوئی اور بہرائچ میں اولے پڑے۔ غلہ تمام صوبہ میں ارزاں ہو +

حکم گورنمنٹ سے حکم آگیا ہو کہ ہولکر کی ریلوی لین جو درمیان چوکی کورل اور مار ٹو کا کی ہو بعد ختم ہو جانے برسات کے جاری کی جاوے +

نمائش گاہ ایک نمائش تصاویر کوہ شملہ پر ہونی والی ہو جسمیں کُل تصویریں افسران فوج کے ہاتھ کی کھینچی ہوئی ہونگی جنکی تصویریں عمدہ ہونگی اُنکو سو روپیہ تک انعام ملیگا +

امداد لاہور کی میونسپل کمیٹی نے واسطے امداد مصیبت زدگان آتش زدگی پشاور کے ایک ہزار روپیہ کی تجویز کی ہو یقین کہ اور کمیٹیاں بھی ایسی تجویز عمدہ کی پیروی کرینگی +

قحط کچھ عرصہ ہوا کہ جس مصیبت میں ایشیا کوچک قحط زدہ رعایا مبتلا تھی وہ بخار اور پانی اور برف کے باعث اور بھی زیادہ ہوگئی۔ چنانچہ صدہا آدمی بھوک پیاس سے مرگئے اور بعض شخصوں نے یہہ بھی ارادہ کیا کہ اپنے بال بچوں کو تکلیف رفع کرنے کی غرض سے اُنکو ہلاک کریں جن اضلاع میں قحط کی نہایت شدت تھی وہاں بجز گھاس پات کے جنکو وہ پانی میں جوش دے لیتے تھے اور کوئی غذا میسر نہ آتی تھی +

معلوم ہوتا ہو کہ سلطان روم نے اپنی رعایا کی کچھ خبرگیری نہیں کری ہو۔ ایک اخبار میں ہمنے لکھا دیکھا ہو کہ پادری صاحبان نے وہاں کی رعایا کی بڑی مددگری ہو اور دیگر ممالک سے چندہ وغیرہ منگا کر بھی اُنکو دیا گیا۔ آفرین ہو جاری گورنمنٹ انگریزی کو کہ جس نے قحط بنگال میں اپنی سلطانی سخاوت دیکھائی اور لاکھوں روپیہ اور لاکھوں من غلہ

سے باشندگان بنگال کی خبرگیری رکھی فقط +

ہوائی انجن مسٹر اسکاٹ مانگریف صاحب ساکن گلاسکو واقع انگلستان نے فی الحال ایک ہوائی انجن اپنے علم تجربہ سے ایجاد کیا ہے - اس میں صاحب موصوف نے یہہ کمال دکھایا ہے کہ انجن ہوا روک کر چلاتے ہیں اور اسکی رفتار فی گھنٹہ بارہ میل ہے +

سرکاری ریل جابین لاہور و وزیرآباد کے جاری ہو آمدنی تجارت سے اس ریل کو بہت فایدہ ہوا - اور مسافر بھی بہت آتے جاتے ہیں یقین کہ سرکار کو اس لین سے اچھا فایدہ ہوگا +

تجویز دربار جہاں پرنس آف ویلس کے لئے تمامی ہندوستان میں بڑا دربار ہوگا وہ مقام دہلی قرار پایا ہے اس اُجڑے شہر کے اب دن بدن نصیب کھلنے لگے ہیں +

طیاری بخلاف سنین ماضیہ کے اس سال نواب گورنر جنرل صاحب بہادر اکتوبر سے پیشتر ہی مقام شملہ سے داخل کلکتہ ہونگے کیونکہ صاحب موصوف پرنس آف ویلس کے لئے طیاری کرنے کو کامل دو ماہ کا عرصہ چاہئے +

خودکشی بڑودہ کے دیگر دعویداروں میں سے ایکشخص نے جب سُنا کہ خاندان کا شہزادہ وارث گدی بجناب گورنمنٹ مقرر ہوگا تو اُسنے اپنے آپ کو گولی مار کر خودکشی کی جسکا دل ایسا ہو کہ ایک کام میں کامیابی نہ ہو تو خودکشی کرکے مرجاوے وہ شخص ریاست کا کام کس طرح چلا سکتا ہے شاید اور دعویدار بھی ایسے دل کے آدمی ہونگے +

دفع بلا بمبئی اور پونا میں جو بلا ہیضہ کی آئی تھی اب وہاں فضل الٰہی ہے اور بلا دفع ہوگئی ہے دکن ٹیمس کا اظہار ہے کہ حکام نے ہیضہ کی بیخ کنی کیواسطے بہت کوشش کی +

نقصان اس سال مدراس کی مینوسپل بورڈ کو ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگیا ہے - معلوم نہیں کہ یہہ نقصان کس طرح ہوا +

خیال برہما کے تمامی لوگوں کو اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ اگر شاہ برہما نے انگریزی فوجوں کا مقابلہ کیا تو چند ہی روز میں وہ تخت سے اُتار دیا جاویگا +

اس میں شک کیا ہے کہ جو سرکار سے باغی ہوگا پھر وہ تخت حکومت پر کس طرح اجلاس کریگا +

لودیانہ - اس ہفتہ میں حدت آفتاب و شدت گرمی و کثرت لو نے آدمیوں کے حواس باختہ کردیئے مگر فضل ایزد تعالٰی شامل حال ہے کسی قسم کی بیماری وغیرہ کی شکایت نہیں ہے +

ایک مسلمان فقیر نے متصل جیلخانہ کے اپنی عورت کو جان سے مارڈالا مقدمہ عدالت میں پیش ہے +

چار پانچ روز سے شہر کی خانگیاں و کسبیاں پولیس میں طلب ہوتی ہیں اور اُنکے نام و مکان لکھے جاتے ہیں شاید ہماری تحریر سابقہ پر پولیس نے غور کی ہے - ہم بہت خوش ہونگے جب اِنکا انسداد قرار واقعی ہوجاویگا

جناب خواجہ عبدالواحد صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس لودیانہ اپنے عنایت نامہ میں لکھتے ہیں کہ موضع سیڑہ علاقہ کوتوالی لودیانہ میں مستی فوجا راجپوت کی بھینس نے ایک بچہ دیا ہے جسکی دو گردن دو سر چار گوش اور چار آنکھہ ہیں اور باقی جسم حسب معمول ہے +

انتظام جدید پنجاب کا کچھہ عرصہ تک ملتوی رہا +

صاحبان آنریری مجسٹریٹان لودیانہ نے براہ مہربانی نقشہ کارگذاری مقدمہ دیوانی و فوجداری بابت ماہ مئی ہمکو عنایت فرمایا - ہمنے اُسکو بغور دیکھا نقشہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحبان موصوفین یعنے خواجہ احسن شاہ صاحب و شہزادہ نادر صاحب بڑی کوشش و تندہی سے کار متعلقہ خود کو انجام دیتے ہیں - اور انکی کارگذاری پاس سے صاف معلوم ہوتی ہے کہ ماہ گذشتہ میں ۶۳ مقدمہ رجوع ہوئے جن میں سے ۵۴ فیصل و ۹ باقی رہے - اگر اِسیطرح ہر ماہ ہمکو نقشہ کارگذاری کا ملا کریگا تو اُسکی کیفیت درج اخبار ہوا کریگی +

جناب بابو گوکل چند صاحب سب اسسٹنٹ سرجن لودیانہ کو عہ ماہواری صاحبان ممبران مینوسپل کمیٹی نے لوکل فنڈ سے دینا منظور کیا +

اِنتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۳۱ مئی ۱۸۷۵ء

حفظان صحت

کل اموات ہفتہ حال میں ۱۶۶۶ درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گزشتہ میں ۱۸۶۳ واقع ہوئیں تھیں مرض ہیضہ سے کوئی موت واقع نہیں ہوئی مرض چیچک سے ۴۹۳ اموات درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۱۶۶ ضلع گورگانوہ میں درج رجسٹر ہوئیں یعنی چیچک کی کل اموات جو حالہ پنجاب میں واقع ہوئیں انکے ⅓ حصہ کی برابر اور سوائے ضلع پشاور کے وہ اضلاع جو ستلج کے اِسطرف ہیں مرض چیچک سے بچے ہوئے ہیں جیسا کہ پچھلے سال ہوا تھا یہہ بات لائق ذکر ہے کہ پونڈہ کے تاجروں نے ٹیکے کی اچھی قدر کی ہے اور اپنے بہت لڑکوں کو دور سے ٹیکا لگانے کیواسطے ڈیرہ اسمعیلخان میں لاتے ہیں لیکن یہہ تعجب کی بات ہے کہ ڈیرہ اسمعیلخان کے باشندے اور خاص کر نیہہ لوگ اِن فایدوں سے اپنی آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں قصبہ فیروزپور ضلع گورگانوہ میں مرض چیچک شدت سے ہے ضلع دہلی میں اِس مرض سے سات اموات اور ضلع لودیانہ میں گیارہ اموات اور ضلع پشاور میں ۱۶ اموات درج رجسٹر ہوئیں شہر امرتسر مرض چیچک سے بچا ہوا ہے کیونکہ دو سال سے وہاں ٹیکے کا اچھا انتظام ہے وہاں ایک موت بھی اس مرض سے واقع نہیں ہوئی اوسط اموات کی بڑے قصبوں کا بہت ہی ۳ بابت کا ۲۷ - ہے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا